بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۰

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۲۴ امان ۱۳۴۶ ہش ۱۲ ذی الحجہ ۱۳۸۶ھ ۲۴ مارچ ۱۹۶۷ء	نمبر ۶۲

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۲۳ مارچ ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

○ ربوہ ۲۳ مارچ ۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بھی آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمدللہ ۔ احباب حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازئ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ۔

ربوہ میں عید الاضحیٰ کی مبارک تقریب

نماز عید سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائی

حضور نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خاندان کی عظیم الشان قربانی پر خطبہ ارشاد فرمایا

ربوہ ــــ مورخہ ۱۰ ذوالحجہ ۱۳۸۶ھ مطابق ۲۲ مارچ ۱۹۶۷ء بروز چہارشنبہ یہاں عید الاضحیٰ کی مبارک تقریب اسلامی شعار کے مطابق اہتمام سے منائی گئی ۔ اہل ربوہ نے مسجد مبارک میں صبح سوا آٹھ بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتدا میں نماز عید ادا کی ۔ ہرچند کہ گزشتہ شب سے مطلع ابر آلود تھا ۔ اور رات بارش بھی ہوئی تھی اور عید کے روز صبح بھی نماز شروع ہونے تک وقفہ وقفہ سے ہلکی بارش اور بوندا باندی ہوتی رہی ۔ ربوہ کے مقامی احباب کے علاوہ چنیوٹ احمد نگر لائل پور اور بعض دوسرے مقامات کے بہت سے احباب نے بھی ربوہ پہنچکر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتدا میں نماز عید ادا کرنے کی سعادت حاصل کی حسب معمول مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا ۔ چنانچہ وہ بھی کثیر تعداد میں نماز عید میں شریک ہوئیں ۔

حضور ایدہ اللہ نے نماز عید پڑھانے کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے خاندان کی عظیم الشان قربانی ، نسلاً بعد نسل اس قربانی کے اجزاء اور ۲½ ہزار سال بعد اس قربانی کی غرض و غایت کی تکمیل کو واضح فرما کر احباب کو اس ضمن میں ان کی عظیم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ۔

حضور نے فرمایا میں گزشتہ دو خطبوں میں اپنی بہنوں کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلا چکا ہوں ۔ آج عید الاضحیٰ کے خطبہ میں میں اپنے بھائیوں سے ان کی ذمہ داریوں کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں کیونکہ جن ذمہ داریوں کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں ۔ ان کا عید الاضحیٰ سے گہرا تعلق ہے ۔ لیکن چونکہ آج عید الاضحیٰ ہے ۔ اور احباب نے یہاں سے جاکر قربانیاں بھی دینی ہیں ۔ اس لئے میں آج جو کچھ بھی کہوں گا وہ صرف تمہید کے طور پر ہی کہوں گا ۔ اصل مضمون جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے میری توجہ پھیری ہے بہت وسیع ہے ۔ اور اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو وہ کئی خطبوں میں مکمل ہوگا ۔

اس کے بعد حضور نے بتایا کہ خانہ کعبہ کی تعمیر کی اللہ تعالیٰ نے اٹھارہ یا بیس اغراض بیان فرمائی ہیں ۔ ان سب اغراض کا تعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت سے تھا جو (باقی صفحہ ۸ پر)

آخری تاریخ برائے انتخاب نمائندگان مجلس مشاورت ۱۹۶۷ء

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے ۔ کہ نمائندگان مجلس مشاورت ۱۹۶۷ء کی اطلاعات جماعتوں کی طرف سے یکم اپریل ۱۹۶۷ء تک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں پہنچ جانی ضروری ہیں ۔ اس کے بعد آنے والی اطلاعات قابل منظوری نہیں ہونگی ۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

اعلان تعطیل

مورخہ ۲۴ مارچ بروز جمعہ دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی ۔ اس لئے ۲۵ مارچ ۱۹۶۷ء کا الفضل شائع نہیں ہوگا ۔ ایجنٹ اور خریدار صاحبان مطلع رہیں ۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی بڑی بیگم محترمہ شوکت سلطانہ صاحبہ وفات پا گئیں

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ

ربوہ ــــ نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بڑی بیگم محترمہ سیدہ شوکت سلطانہ صاحبہ مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۶۷ء مطابق ۸ ذوالحجہ ۱۳۸۶ھ بروز دوشنبہ ۸ بجے رات بعمر ۸۰ سال وفات پاگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

حضرت ڈاکٹر صاحب رضی اللہ عنہ کا وصال ۱۸ جولائی ۱۹۴۷ء کو ہوا تھا اور آپ کی چھوٹی بیگم محترمہ سیدہ امۃ اللطیف بیگم صاحبہ نے ۶ ستمبر ۱۹۶۴ء کو وفات پائی تھی ۔

جنازہ ۲۰ مارچ کو سوا آٹھ بجے صبح حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ کے مکان واقعہ قصر خلافت سے اٹھا کر بہشتی مقبرہ کے میدان میں لاکر رکھا گیا ۔ کثیر التعداد احباب کے علاوہ ، سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد جنازہ کے ہمراہ بہشتی مقبرہ تک آئے ۔ جہاں مقامی احباب پہلے ہی بہت کثیر تعداد میں پہنچ کر صفوں میں کھڑے ہوئے تھے

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۶۷ء

کیا مسیح ناصری علیہ السلام میں فی ذاتہٖ خالقیت کی صفت تھی؟

(۳)

ان تمام آیات کا مطالعہ کرنے سے کلمۃ اللہ بلکہ روح اللہ کے معنی بھی صاف ہو جاتے ہیں۔ جس طرح کلمہ کا لفظ یہاں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے لئے استعمال ہوا ہے۔ ان آیات سے واضح ہو جاتا ہے کہ اس کے معنی ہرگز وہ نہیں جو پادری صاحب بائیبل کے حوالوں سے سمجھتے ہیں۔ یعنی

"وہ کلمہ کائنات اور موجودات کو وجود میں لاتا ہے اور ان کو پیدا کرتا ہے"۔

چونکہ یہودی آپ پر نعوذ باللہ ولدالزنا ہونے کا الزام لگاتے تھے جس کے معنی یہ تھے کہ آپ نعوذ باللہ کلمۃ الشیطان تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی تردید کے لئے آپ کو کلمۃ اللہ کہا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ ان میں شیطان کی روح نہیں تھی بلکہ اللہ تعالیٰ کی روح تھی۔ آپ نعوذ باللہ ولدالزنا نہیں تھے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی خاص حکمت سے پیدا کیا تھا۔

پادری صاحب نے باذن اللہ کے الفاظ سے عجیب نتیجہ نکالا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ خاکی انسان کو اللہ تعالیٰ خالقیت کی صفت میں شریک نہیں کرتا۔ یہ صرف شانِ الوہیت ہی کا خاصہ ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو اس صفت میں شریک کیا گیا۔ حالانکہ نتیجہ اس کے برعکس نکلتا ہے۔ کیونکہ حضرت عیسےٰ میں شانِ الوہیت ہوتی تو باذن اللہ کہنے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ وہ تو خود اللہ تعالیٰ ہوتے اور بجائے باذن اللہ کہنے کے باذنی کہتے۔ یہ الفاظ تو الوہیت کی نفی کرنے کے لئے لائے گئے ہیں۔ لہذا پادری صاحب کا استدلال الٹ اور منشائے الٰہی کے خلاف ہے۔

پھر جب بائیبل اور قرآن کریم کی رو سے خالقیت کی صفت صرف اللہ تعالیٰ سے مخصوص ہے۔ تو دوسرا خواہ کوئی بھی ہو اللہ تعالیٰ کی اس صفت میں کس طرح شریک ہو سکتا ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ حضرت عیسےٰ جو پرندے بناتے تھے وہ اصل پرندے نہیں ہوتے تھے کیونکہ از روئے قرآن کریم وہ خود مخلوق تھے اور حقیقی معنوں میں خالق نہیں ہو سکتے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہاں "خلق" کے مجازی معنی مقصود ہیں۔ الٰہی صحیفوں میں استعارہ اور تشبیہ کا بکثرت استعمال ہوتا ہے اور اگر لفظی معنے لئے جائیں تو روحانیت کا کاروبار ہی درہم برہم ہو جاتا ہے۔ ایک نزدیک کی مثال لیجئے۔ انجیل میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو خدا کا "برہ" کہا گیا ہے۔ یعنی بھیڑ کا بچہ۔ سوال ہے کیا آپ سچ مچ بھیڑ کا بچہ تھے؟ آپ کہیں گے کہ یہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسی طرح انتہائی انکساری کا نمونہ تھے۔ جس طرح ایک بھیڑ کا بچہ ہوتا ہے۔ لہذا استعارۃً آپ کو بھیڑ کا بچہ کہتے ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام عموماً تمثیلات میں اپنی تعلیم دیا کرتے تھے۔ یہاں بھی تمثیلی زبان ہی کا استعمال ہوا ہے۔ بے جان مٹی میں دم پھونک کر پرندے بنا دینے کا مطلب یہ ہے کہ میں بے حس انسانوں کو جو بے جان مٹی کی طرح ہیں اڑنے والے پرندوں کی طرح معرفتِ حق میں چست و چوبند بناؤں گا۔ ایک نبی اللہ اپنی تعلیم اور اپنے نمونہ سے بے جان مٹی کے لوگوں میں عرفان الٰہیہ کی پرواز پیدا کر دیتے ہیں۔ اور یہ بھی وہ اللہ تعالیٰ کے اذن سے ہی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی خطاب کرتا ہے کہ تمہارا کام صرف ابلاغ حق ہے۔ باقی کون ایمان لاتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ اسی لئے یہاں حضرت عیسےٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی زبان سے فرماتے ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کی مدد یا اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان انسانوں کو جو اسفل سافلین کے گڑھے میں گر گئے ہیں اگر وہ میری تعلیم پر جو میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے لایا ہوں ایمان لائیں گے اور اس پر عمل کریں گے۔ تو ان کو غیر محدود روحانی اجر حاصل کرنے والا بنا دوں گا۔ جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اسلام حیوان کو انسان، انسان کو با اخلاق انسان اور با اخلاق انسان کو باخدا انسان بناتا ہے۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام بھی اپنے وقت کے مطابق اسلام ہی کی تعلیمات پیش کرتے تھے۔ اور حیوانوں کو باخدا انسان بنا دیتے تھے۔ مٹی سے پرندے بنانا اور مُردوں کو زندہ کرنا یہی معنی رکھتا ہے۔ کہ جو روحانی طور پر مٹی اور مُردے ہیں ان کو روحانی طور پر پرندے اور زندہ بنایا جاتا تھا۔

حدیث النبی

کُلُوا وَاَطْعِمُوا وَادَّخِرُوا

عن سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من ضحّٰی منکم فلا یصبحنّ بعد ثالثۃ وفی بیتہ منہ شیءٌ فلما کان العام المقبل قالوا یا رسول اللہ نفعل کما فعلنا العام الماضی قال کلوا واطعموا وادّخروا فان ذٰلک العام کان بالناس جھد فاردت ان تعینوا فیھا۔

ترجمہ: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو تم میں سے قربانی کرے اسے چاہیئے کہ تین روز کے بعد تک اس کا گوشت نہ رکھے۔ (بلکہ سب تقسیم کر دے) جب دوسرا سال آیا تو لوگوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیا گزشتہ سال ہی کی طرح کریں (اور کل گوشت تقسیم کر دیں)؟ فرمایا (نہیں بلکہ) کھاؤ اور کھلاؤ اور جمع کرو۔ اس سال چونکہ لوگوں پر تنگی تھی۔ اس لئے میں نے چاہا تھا کہ تم اس طریقے سے ان کی مدد کرو (اب اس کی ضرورت نہیں)

(بخاری کتاب الاضاحی)

اُمڈے طوفانِ کفر موڑ دیئے

رشتہ داروں سے رشتے توڑ دیئے
سارے رشتے تمہیں سے جوڑ دیئے

وہ خدا مست بھی تھے کیسے مست
اک اشارے پہ "مٹکے" پھوڑ دیئے

اُٹھا اک قادیاں سے مردِ خدا
بازوِ دجال کے مروڑ دیئے

روک دی جس نے شرک کی آندھی
اُمڈے طوفانِ کفر موڑ دیئے

یوں نگاہوں کو ٹل دیا تنویر
عقل کے وسوسے نچوڑ دیئے

تنویر

گی آنا (جنوبی امریکہ) میں تبلیغ اسلام

٭ ریڈیو پر تقاریر ٭ گورنر سے ملاقات اور ان کو تبلیغ ٭ ۶۰ افراد کا قبول حق

(مکرم میر غلام احمد صاحب نسیم ایم۔اے۔ انچارج گی آنا مشن)

گی آنا (سابق برٹش گی آنا) جنوبی امریکہ کے شمال مشرق میں واقع ہے جنوبی امریکہ کا یہ واحد علاقہ ہے جو عرصہ تک برطانیہ کے زیر اقتدار رہنے کے بعد ۲۶ مئی ۶۶ء کو آزاد ہوا۔ گی آنا کا کل رقبہ پچاسی ہزار مربع میل اور آبادی صرف ساڑھے سات لاکھ کے لگ بھگ ہے۔ نوے فیصد آبادی ساحلی علاقہ میں ہے۔ مختلف قوموں کے لوگ آباد ہیں جن میں سے مشہور افریقن۔ ہندوستانی۔ پرتگیزی اور چینی ہیں۔ کل آبادی کا تقریباً ساٹھ فیصد ہندوستانیوں پر (جن کو یہاں ایسٹ انڈین کے نام سے یاد کیا جاتا ہے) مشتمل ہے سرکاری اور قومی زبان انگریزی ہے۔ کسی قدر ہندی۔ اردو اور چینی بھی سمجھی جاتی ہے لیکن ان میں سے کوئی زبان بھی بولی یا سکولوں میں پڑھائی نہیں جاتی اس لئے نئی نسل ان زبانوں کو نہیں سمجھتی اور نہ توجہ دیتی ہے۔ مذہب کے لحاظ سے لوگ تین حصوں میں منقسم ہیں۔ عیسائی ہندو اور مسلمان۔ مسلمانوں کی تعداد ستر اسی ہزار کے لگ بھگ ہے۔ مذہب کی تبدیلی کو کوئی خاص اہمیت نہیں دی جاتی ہے۔ رشتہ دلوں کو مذہب سے بالا قرار دیا جاتا ہے اس کا نتیجہ ہے کہ ایک ہی گھر میں عیسائی ہندو اور مسلمان دیکھنے میں آتے ہیں۔ ملازمت کے حصول اور تعلیمی سہولتوں کی بناء پر بھی مذہب تبدیل کر لیا جاتا ہے۔ چونکہ تعلیم پر نوے فیصد عیسائی مشنوں کا کنٹرول ہے اس لئے بچے اور نوجوان انگریزی نام اختیار کر لیتے ہیں۔ مسلمانوں میں اکثریت سنیوں کی ہے۔

عیسائیوں کے بہت سے فرقے ہیں اور ہر ایک کا باقاعدہ مشنری نظام ہے۔ شہروں اور گاؤں میں کثرت سے چرچ قائم ہیں۔ چرچ مندر اور مسجد کے بغیر عبادت بجا لانے کا رواج بہت کم ہے۔ اس لئے عبادت گاہیں کثرت سے تعمیر کی جاتی ہیں۔ مساجد بھی کثرت سے دیکھنے میں آتی ہیں لیکن نمازی صرف جمعہ کے دن مساجد میں نظر آتے ہیں۔

ہمارے مشن کا قیام

تقریباً بارہ پندرہ سال قبل یہاں کے چند نوجوانوں کو بذریعہ لٹریچر احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق ملی۔ ان کو یہ بھی معلوم ہوا کہ احمدیہ جماعت کا موجودہ ہیڈ کوارٹر ربوہ ہے۔ چند نوجوانوں نے مرکز سے درخواست کی کہ ان کو اس ملک میں مشنری کی ضرورت ہے۔ مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ کو جو اس وقت ٹرینیڈاڈ میں تھے ۱۹۶۰ء میں یہاں تبدیل کیا گیا۔ انہوں نے حسب استطاعت جون ۱۹۶۶ء تک مسلسل چھ سال تک اسلام اور احمدیت کا پیغام لوگوں تک پہنچایا۔

مکرم آرچرڈ صاحب کی روانگی

خاکسار جون ۱۹۶۶ء میں اس ملک میں پہنچا اور مکرم آرچرڈ صاحب کے ساتھ ایک ماہ تک کام کرنے کے بعد مشن کا چارج ان سے لیا۔ اس دوران میں جماعت کی طرف سے میری آمد اور آرچرڈ صاحب کی روانگی کے سلسلہ میں کئی تقریبیں منعقد کی گئیں۔ پریس میں بھی خبریں شائع ہوئیں۔ ریڈیو پر بھی تذکرہ ہوا۔

ریڈیو پر تقاریر

عرصہ زیر رپورٹ میں آٹھ دفعہ ریڈیو پر اسلام کی حقانیت کو اجاگر کرنے کی توفیق ملی۔ ایک دفعہ انٹرویو بھی نشر ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پبلک کو ہمارا پروگرام پسند آتا ہے۔ چنانچہ عام لوگوں کی طرف سے خطوط موصول ہوتے رہتے ہیں کہ ہمارا پروگرام زیادہ دلچسپ اور معلوماتی ہوتا ہے۔

تبلیغی سفر اور پبلک لیکچرز

اس عرصہ میں مختلف علاقوں کا سفر کر کے پیغام حق پہنچانے کی بھی ہر ممکن کوشش کی گئی۔ مساجد میں تقاریر کے مواقع ملتے رہے۔ یہاں پر رواج ہے کہ شادی وغیرہ اور دیگر ہر قسم کی تقاریب اتوار کو منعقد کی جاتی ہیں اس قسم کی تقاریب میں دعوت ملتی رہی اور تقاریر کے مواقع بھی ملتے رہے۔ یہاں کے لوگ بحث و تمحیص، سوال و جواب اور مناظرہ کے دلدادہ ہیں۔ اس قسم کی مجالس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ لوگوں میں عام مذہبی معلومات کی تحصیل کی بھی جستجو ہے اور قرآن۔ حدیث یا بائیبل کے حوالہ سے دلیل دیئے بغیر ان کو تسلی نہیں ہوتی۔ اس لئے سفروں میں قرآن مجید۔ بائیبل اور بعض دیگر کتب کو ساتھ رکھا جاتا رہا۔

خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کی تنظیموں کا قیام

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں سے کچھ فاصلہ پر ایک گاؤں میں بہت سے افراد حال ہی میں احمدیت میں داخل ہوئے ہیں وہاں پر نوجوانوں کی اچھی خاصی تعداد ہے ان کو صحیح اسلامی تربیت دینے کے لئے خدام الاحمدیہ کی تنظیم کا قیام عمل میں لایا گیا۔ ان کے باقاعدہ ہفتہ وار اجلاس ہوتے ہیں تبلیغی کاموں میں بھی حصہ لیتے ہیں۔ لائبریری کا قیام بھی عمل میں لایا جا رہا ہے۔ ان کے اجلاسوں میں دو دفعہ شرکت کی اور ان کو مناسب ہدایات دیں۔ مجلس اطفال کا قیام بھی عمل میں آیا۔ اسکے علاوہ نیو ایمسٹرڈم میں بھی اطفال الاحمدیہ قائم ہے ان تنظیموں کے اجلاس باقاعدگی سے ہوتے ہیں۔

لٹریچر کی تقسیم

مشن کی طرف سے "مسلم ٹارچ لائٹ" کے نام سے ایک رسالہ شائع کیا جاتا ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں اسکے تین شمارے شائع ہوئے ایک شمارہ اخبار کی صورت میں شائع کر کے عید الفطر کے موقع پر وسیع تعداد میں تقسیم کیا گیا۔ مرکز اور دیگر مشنوں کی طرف سے موصول ہونے والی کتب۔ رسائل اور اخبارات بھی کثرت سے تقسیم کئے گئے۔ یہ رسائل اور اخبار ملک کی دو مشہور لائبریریوں کو باقاعدگی سے بھجوائے جاتے رہے ایک لائبریری کو اسلام اور احمدیت پر مشتمل آٹھ کتب کا سیٹ بھی بطور تحفہ دیا گیا۔ علاوہ ازیں مشن کی لائبریری سے دوست کتب برابر حاصل کرتے رہے۔ چار مرتبہ ہسپتالوں میں جا کر بیمار پرسی کی گئی اور وہاں پر بھی کثرت سے لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

عید الفطر کی تقریب

احمدی احباب نے بڑے اہتمام سے روزے رکھے۔ رمضان کے مبارک ماہ میں مشن ہاؤس اور ایک اور گاؤں میں باقاعدہ تراویح ادا کرنے کا انتظام کیا گیا۔ مشن میں تو مَیں خود نماز تراویح پڑھاتا رہا اور گاؤں میں ایک دوست کریم اللہ خان صاحب کو تراویح پڑھانے پر مقرر کیا گیا جو باقاعدہ تقریباً آٹھ میل روزانہ سفر کر کے تراویح پڑھانے جاتے رہے۔ روزوں کے اختتام پر دو جگہ عید الفطر کی نماز ادا کرنے کا انتظام کیا گیا۔ جارج ٹاؤن میں کھلے میدان میں عید پڑھائی گئی۔ کہا جاتا ہے کہ یہ گی آنا میں پہلی عید ہے جو کھلے میدان میں پڑھائی گئی۔ عید کی نماز میں شامل ہونے والے تو احمدی افراد ہی تھے لیکن خطبہ کے وقت بہت سے لوگ جمع ہو گئے۔ عیدگاہ سے واپسی پر تحمید و تمجید کرتے ہوئے دوست ایک بڑے بازار کے راستہ واپس آئے۔

سالانہ کانفرنس

سالانہ کانفرنس ۲۹ جنوری ۶۷ء کو منعقد ہوئی۔ پریس اور ریڈیو کے ذریعہ پبلک کو اطلاع بہم پہنچانے کے علاوہ سرکلر لیٹر کے ذریعہ بھی دعوت نامے بھجوائے گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاضری توقع سے زیادہ تھی۔ پروگرام میں متعدد مختلف موضوعات پر تقریریں رکھی گئی تھیں۔ کھانے کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ آٹھ تقاریر مختلف موضوعات پر ہوئیں۔ کانفرنس کے اختتام پر چندہ تحریک جدید کی تحریک کی گئی جس میں احباب نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ علاوہ ازیں جماعت احمدیہ گی آنا کے پریذیڈنٹ کی طرف سے مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر کے لئے ایک فنڈ قائم کرنے کی تحریک بھی کی گئی جس میں دوستوں نے حسب توفیق حصہ لیا اور وعدے لکھوائے۔

گورنر جنرل سے ملاقات

ملک کے گورنر جنرل دورہ پر جب نیو ایمسٹرڈم آئے تو ان سے ملاقات کا انتظام بصورت وفد کیا گیا۔ ان کو ایک تبلیغی خط کے علاوہ چند کتب کا سیٹ مشن کی طرف سے بطور تحفہ پیش کیا گیا جس کو انہوں نے بخوشی قبول کرتے ہوئے مشن کا شکریہ ادا کیا۔ سیٹ میں یہ کتب تھیں (۱) اسلامی اصول کی فلاسفی (انگریزی) (۳) دیباچہ تفسیر القرآن (انگریزی) (۳) ہمارے بیرونی مشن۔ گورنر نے شکریہ ادا کرتے ہوئے اسلام کے دنیا پر احسانات کا خاص طور پر ذکر کیا۔ گی آنا کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس ملک کی ترقی میں اسلام اور مسلمانوں کا بہت بڑا دخل ہے نیز انہوں نے کہا کہ احمدیہ جماعت جو اسلام کو صحیح رنگ میں دنیا کے سامنے پیش کرتی ہے مل کر خوشی ہوئی۔ آخر میں انہوں نے مشن کی ہر ممکن مدد کا وعدہ کیا۔

بیعتیں: ۱ جون ۶۶ء سے لیکر اس وقت تک اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے ساٹھ افراد بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ قارئین کرام سے انکی استقامت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

شذرات

"عیسائیت کے ستون ٹوٹ چکے ہیں"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بعثت کی ایک اہم غرض کسرِ صلیب تھی۔ چنانچہ حضورؑ نے انیسویں صدی کے آخری ایام میں جبکہ عیسائیت ہر لحاظ سے پورے عروج پر تھی۔ یہ تحریر فرمایا تھا کہ:۔

"مَیں صلیب کو توڑنے ..... کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ مَیں آسمان سے اُترا ہوں ان پاک فرشتوں کے ساتھ جو میرے دائیں ہیں اور میرے بائیں ہیں ..... ان کے ہاتھ میں بڑی بڑی گُرزیں ہیں جو صلیب کو توڑنے اور مخلوق پرستی کے ہیکل کو کچلنے کے لئے دی گئی ہیں۔"

عیسائیت کا بنیادی ستون یہ عقیدہ ہے کہ حضرت مسیحؑ مر کر جی اٹھے تھے اور وہ اب تک زندہ ہیں۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے ناقابلِ تردید دلائل کے ساتھ اس عقیدہ کی تردید فرمائی اور یہ ثابت کیا کہ حضرت مسیح ہرگز زندہ نہیں ہیں بلکہ دیگر انسانوں کی طرح وہ وفات پا چکے ہیں۔ گویا حضورؑ نے وفاتِ مسیحؑ کو ثابت کر کے عیسائیت کے بنیادی ستون کو ہی گرا دیا۔ چنانچہ حضورؑ خود تحریر فرماتے ہیں:۔

"عیسائیوں پر یہ ثابت کر دو کہ درحقیقت مسیح ابن مریم ہمیشہ کیلئے فوت ہو چکا ہے۔ یہی ایک بحث ہے جس میں فتحیاب ہونے سے تم عیسائی مذہب کی روئے زمین سے صف لپیٹ دو گے ..... ان کے مذہب کا ایک ہی ستون ہے اور وہ یہ ہے کہ اب تک مسیح ابن مریم آسمان پر زندہ بیٹھا ہے اس ستون کو پاش پاش کر دو۔ پھر نظر اٹھا کر دیکھو کہ عیسائی مذہب کہاں ہے؟"

(ازالہ اوہام)

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش کردہ زبردست دلائل کا اثر ہے کہ آج خود عیسائی بھی مسیح کے زندہ جی اٹھنے کے عقیدہ کو چھوڑنے لگے ہیں اور کھلے الفاظ میں اقرار کر رہے ہیں کہ عیسائیت کے ستون واقعی ایک ایک کر کے گرتے جا رہے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں روزنامہ ٹائمز لنڈن کی ۷ر جنوری ۶۷ء کی اشاعت میں ایک مقالہ شائع ہوا ہے جس کا عنوان ہی یہ ہے کہ

"جب عیسائیت کے ستون ٹوٹ چکے ہیں"

مقالہ نگار ایک عیسائی ہے وہ لکھتا ہے:۔

"مَیں ان لوگوں میں سے ہوں جو چرچ آف انگلینڈ کو ہرگز نہیں چھوڑ سکتے ..... لیکن اب میرے یقین میں کمی واقع ہو گئی ہے کیونکہ کیتھولک اور رسولوں کا چرچ ماڈرن دنیا سے ٹکرا کر کئی طریقوں سے ڈگمگا گیا ہے .... یہ امر تشویشناک ہے کہ اس چرچ کے اندر اب بعض عجیب قسم کے مباحثات جاری ہیں جو خود پوپ کے لئے بھی موجب تشویش ہیں ..... بعض پریسٹ اور مذہبی لوگ مسیح کے مر کر زندہ ہو جانے کے عقیدہ اور معجزات اور کنواری کے بچہ پیدا ہونے کے بارہ میں سوال کر رہے تھے۔ پوپ پال اب تک متعدد بار تشویش کا اظہار کر چکے ہیں۔ کارڈینل اٹا دیانی کی طرف سے اس سلسلے میں بشپس کو خط پہنچا اور پوپ نے سوسائٹی آف جیسس کو تنبیہہ کی ..... عیسائیت کے ستون ایک ایک کر کے ٹوٹ گئے ہیں۔ یعنی کنواری کا بچہ پیدا ہونا۔ مسیح کا مرنے کے بعد جی اٹھنا اور معجزات۔ ہمارے لئے صرف ایسا خدا رہ گیا ہے جو نہ خالق ہے نہ باپ۔ بلکہ بطور تخیل ہے ..... اگر قدیمی چرچ کے مرد اور عورتیں اپنے عقائد میں غلطی خوردہ تھے مثلاً مسیح کے مر کر زندہ ہو جانے کے عقیدہ میں۔ تو اس صورت میں میرے نزدیک عیسائیت کا کلی نظام ہی اپنا دفاع کرنے کے قابل نہیں رہا۔"

عیسائی حلقوں کا کھلے الفاظ میں یہ اعترافِ حقیقت اس امر کا قطعی ثبوت ہے کہ کاسرِ صلیب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانیٔ سلسلہ احمدیہ جس غرض سے مبعوث ہوئے تھے وہ پوری ہو رہی ہے اور حضورؑ کی یہ پیشگوئی حرف بہ حرف سچی نکلی کہ

(۱) "مَیں خدا تعالیٰ کی تائیدوں اور نصرتوں کو دیکھ رہا ہوں جو وہ اسلام کے لئے ظاہر کر رہا ہے اور مَیں اس نظارہ کو بھی دیکھ رہا ہوں جو موت کا اس صلیبی مذہب پر آنے کو ہے۔ اس مذہب کی بنیاد محض لعنتی لکڑی ہے جس کو دیمک کھا چکی ہے اور یہ بوسیدہ لکڑی اسلام کے زبردست دلائل کے سامنے اب ٹھہر نہیں سکتی اس عمارت کی بنیادیں کھوکھلی ہو چکی ہیں۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۳۶)

(۲) "خدا تعالیٰ ایک زمانہ ایسا لائے گا کہ اس میں خود بخود آسمان سے ایک ہوا ایسی چلے گی کہ خواہ مخواہ عیسائیت کے مذہب سے لوگوں کے دل ٹھنڈے پڑنے لگ جائیں گے وہ خود بخود اس مذہب سے بیزار ہوتے چلے جائیں گے۔ اگر غور سے دیکھو تو یہ کارروائی شروع ہو گئی ہے۔" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۳۵۶)

سادہ زندگی اختیار کرنے کی ضرورت

گزشتہ دنوں صوبائی گورنر جناب محمد موسیٰ خان نے لاہور کی ایک تقریب میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ہمیں نہایت سادہ زندگی بسر کرنی چاہیئے کیونکہ ہمارے معاشرے میں اس بات کی قطعی گنجائش نہیں کہ ہم محض نمائش کے لئے اپنی حیثیت سے بڑھ کر گھروں کی سجاوٹ پر روپیہ خرچ کریں کیونکہ ... ہمارے ملک میں اکثریت ان لوگوں کی ہے جو معاشرہ کے غریب شہری ہیں۔"

(نوائے وقت ۲۔ مارچ)

گورنر صاحب نے ایک اہم ملکی ضرورت کی طرف ہمیں توجہ دلائی ہے۔ سادہ زندگی کو اختیار کرنا عام حالات میں بھی ضروری ہے کیونکہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو اختیار رکھنا بہرحال خیر و برکت کا موجب ہے لیکن اس وقت ہم جن حالات میں سے گزر رہے ہیں ان کے پیشِ نظر تو سادہ زندگی کو اختیار کرنا ملک و ملت کے مفاد کا ایک ضروری تقاضا ہے۔

ہماری جماعت کے احباب کو تو بالخصوص اس طرف زیادہ توجہ کرنا چاہیئے کیونکہ سادہ زندگی کو اختیار رکھنا ایک اہم دینی خدمت بھی ہے۔ اسلام کی ترقی اور دین کی اشاعت کے لئے موجودہ زمانہ میں مالی قربانی ایک خاص اہمیت رکھتی ہے لیکن یہ اسی وقت ممکن ہے جبکہ ہم سادہ زندگی اختیار کر کے دین کی خاطر زیادہ سے زیادہ رقم پس انداز کریں۔

ہزاروں رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مقدس روح پر کہ جنہوں نے آج سے بہت عرصہ قبل ہمیں اس طرف توجہ دلائی اس کی عملی تدابیر بیان فرمائیں اور پھر خود اس پر عمل کر کے ہمارے لئے ایک نیک اور پاک نمونہ قائم فرمایا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ حضور رضی اللہ عنہ کے مطالبہ سادہ زندگی کو اور اس کی تفصیلات کو بار بار ہم اپنے سامنے لائیں اور اس پر عمل کریں۔ حضور نے فرمایا تھا:۔

"اس زمانہ میں مالی قربانی کی بہت ضرورت ہے اس لئے سب مرد اور عورتیں اپنی زندگی کو سادہ بنائیں اور اخراجات کم کریں تاکہ جس وقت قربانی کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے وہ تیار رہیں قربانی کے لئے صرف تمہاری نیت ہی فائدہ نہیں دے سکتی جب تک تمہارے پاس سامان بھی مہیا نہ ہوں۔ ایک نابینا جہاد کا کتنا ہی شوق کیوں نہ رکھتا ہو اس میں شامل نہیں ہو سکتا ایک غریب آدمی اگر زکوٰۃ دینے کی خواہش بھی کرے تو نہیں دے سکتا۔ ایک مریض کی خواہش خواہ کس قدر زیادہ ہو وہ روزے نہیں رکھ سکتا پس اگر سامان نہ ہوں تو ہم وہ قربانی کسی صورت میں بھی پیش نہیں کر سکتے جس کی ہمیں خواہش ہے اس لئے ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر ایک سادہ زندگی اختیار کرے تاکہ وقت آنے پر وہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کر سکے اور اگر اس کا موقع نہ آئے تو بھی خدا تعالیٰ سے کہہ سکے کہ ہم نے جو کچھ جمع کیا تھا اگرچہ وہ ملا تو ہماری اولاد کو ہی لیکن ہم نے وہ دین کی خاطر قربانی کی نیت سے ہی جمع کیا تھا۔"

(شیخ خورشید احمد)

تقرر امراء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مکرم عبدالرشید صاحب بٹ صدر جماعت احمدیہ چونڈہ کو امیر حلقہ چونڈہ اور مکرم چوہدری محمد شریف صاحب باجوہ صدر جماعت احمدیہ اونچا پہاڑنگ کو امیر حلقہ کھیوہ باجوہ تا ۳۰/۴/۶۸ منظور فرمایا ہے متعلقہ جماعتوں کے احباب نوٹ فرمالیں۔

ناظر اعلیٰ
صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

تلاوتِ قرآن کریم کی اہمیت
اور
اُس کے آداب

مکرم نصیر احمد صاحب ناصر ایم اے مربی سلسلہ احمدیہ

(۱)

قرآن کریم خدا تعالیٰ کا کلام ہے۔ یہ کلام اللہ تعالیٰ کے سب سے پیارے بندے امام الانبیاء و سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ بنی نوع انسان کی اصلاح صرف اور صرف قرآن کریم کی پیشکردہ تعلیم پر عمل کرنے کے نتیجہ میں ہی ہو سکتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جو عظیم الشان روحانی انقلاب دنیا میں رونما ہوا وہ قرآن کریم کے ذریعہ سے ہی ہوا۔ . . . .

. . . .

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کو قرآن کریم سے از حد عشق اور محبت تھی یہ قرآن کریم سے والہانہ عشق تھا۔ جس کے نتیجہ میں صحابہ کی زندگیوں میں ایک زندہ انقلاب پیدا ہوا۔

قرآن کریم کی تلاوت اس کو حفظ کرنا اور پھر اس کی تعلیم کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا محبوب ترین مشغلہ تھا۔ افسوس کہ بعد میں مسلمانوں نے اپنی ترقی اور فلاح کے اس سب سے بڑے ذریعہ کو فراموش کرنا شروع کر دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کا قدم ترقی کے بلند مینار سے نیچے گر گیا۔ ان کی ترقی عظمت شان و شوکت وقار اور عزت کو ایک خطرناک دھچکا لگا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی عظمت کو دوبارہ قائم کرنے کے لئے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ اب پھر سے ایک ایسے دور کا آغاز ہو چکا ہے کہ خدا تعالیٰ کے پاکیزہ کلام قرآن کریم کے ذکر و تلاوت سے اپنی زبانوں کو تر رکھنے والے لوگوں کی اکثریت دنیا میں ہو جائے گی چنانچہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے مخاطب کر کے یہ فرمایا کہ ہر قسم کی بھلائی قرآن کریم میں موجود ہے۔" قرآن کریم سے بے رغبتی اور عدم توجہ کا نتیجہ نہایت ہی خطرناک ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں آخری زمانہ میں رونما ہونے والی ہولناکیوں کی وجہ ان الفاظ میں بطور پیشگوئی بیان فرمائی ہے کہ

"وترکنا بعضهم یومئذٍ یموج فی بعض ونفخ فی الصور
فجمعناهم جمعاً وعرضنا جهنم یومئذٍ للکفرین عرضاً
الذین کانت اعینهم فی غطاء عن ذکری وکانوا لا یستطیعون سمعاً" (سورۃ کہف)

ترجمہ جب اس کے پورا ہونے کا وقت آجائیگا تو اس وقت ہم انہیں ایک دوسرے کے خلاف حملہ آور ہوتے ہوئے چھوڑ دینگے اور بگل بجایا جائیگا تب ہم ان سب کو اکٹھا کر دینگے اور ہم اس دن جہنم کو کافروں کے بالکل سامنے لے آئینگے اور وہ کافر جن کی آنکھیں میرے ذکر یعنی (قرآن پاک) کی طرف سے غفلت کے پردہ میں تھیں اور وہ سننے کی طاقت بھی نہیں رکھتے تھے۔

اس تباہی سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ان مبارک صفت لوگوں کا ذکر بھی کیا ہے جن کے ذریعہ سے دنیا میں پائیدار امن کی بنیاد رکھی جائیگی۔ دورِ اول میں یہ کام خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے مقدس صحابہ کے ذریعہ انجام پایا اور آخری زمانہ میں یہ فریضہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مثیل صحابہ کے ذریعہ سے سرانجام پایا چنانچہ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

"کلا انها تذکرة فمن شاء ذکره۔ فی صحف مکرمة مرفوعة مطهرة۔ بایدی سفرة کرام بررة۔" (سورۃ عبس)

یقیناً یہ قرآن تو ایک نصیحت ہے پس جو چاہے اسے اپنے ذہن میں مستحضر کر لے یہ قرآن ایسے صحیفوں میں ہے جو عزت والے بلند شان اور پاک ہیں وہ صحیفے لکھنے والوں اور دور دور سفر کرنے والوں کے ہاتھوں میں ہے ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں جو معزز ہیں اور اعلیٰ درجہ کے نیکوکار ہیں۔

اس پیشگوئی میں یہ بتایا گیا ہے کہ صحابہ کرامؓ قرآن مجید کو لیکر دور دور پھیل جائیں گے چنانچہ صحابہ کرام نے ایسا ہی کیا اللہ تعالیٰ نے ان کو قرآن کریم کو عزت دینے کے نتیجہ میں بڑی بڑی عزتیں دیں یہ پیشگوئی اب بھی موجود ہے اور یہ کرام بررہ مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے وہ لوگ ہیں جو قرآن کریم کو دنیا کے کناروں تک پھیلانے کے لئے ہر ممکن کوشش کرینگے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی قربانیوں کو قبولیت کا شرف عطا فرمائے گا۔

یہ پیشگوئی انجیل میں بھی موجود ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح علیہ السلام مسیح محمدی کے زمانے کے متعلق فرماتے ہیں۔

"ان دنوں کی مصیبت کے بعد سورج تاریک ہو جائے گا اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا اور ستارے آسمان سے گرینگے اور آسمانوں کی قوتیں ہلائی جائینگی اور اس وقت ابن آدم کا نشان آسمان پر دکھائی دیگا اس وقت زمین کی سب قومیں چھاتی پیٹیں گی اور ابن آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھیں گی وہ نرسنگے کی بڑی آواز کے ساتھ اپنے فرشتوں کو بھیجے گا اور اس کے برگزیدوں کو چاروں طرف سے آسمان کے اس کنارے سے اس کنارے تک جمع کرینگے"

متی ۲۴ / ۲۸ تا ۳۱

اس پیشگوئی میں فرشتوں سے مراد وہ فرشتہ صفت لوگ ہیں جو نرسنگے کی بڑی آواز یعنی قرآن کریم کو لیکر مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے دنیا کے کناروں تک نکل جائیں گے اور قرآن کریم کی تعلیم کو دنیا میں پھیلا کر ایک سرے سے دوسرے سرے تک اہل زمین کو خدا تعالیٰ کی بادشاہت یعنی اسلام میں داخل کرینگے۔ (باقی)

رکنیت فارم خدام الاحمدیہ

قائدین مجالس سے التماس ہے کہ ان کی مجلس کے جن اراکین نے خدام الاحمدیہ کا رکنیت فارم ابھی تک پُر نہیں کیا ان سے رکنیت فارم پُر کروائیں سادہ رکنیت فارم مرکز سے مطالبہ پر بھجوا دیئے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

(مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سیکرٹریان تحریک جدید کی تصدیق

جماعتوں میں آجکل نمائندگان شوریٰ کا انتخاب عمل میں آ رہا ہے۔ سیکرٹریان تحریک جدید کا فرض ہوگا کہ وہ منتخب شدہ نمائندگان کے بارے میں تصدیق کریں کہ کسی کے ذمہ دو سال سے زائد عرصہ کا بقایا تو نہیں؟ اور اگر کسی دوست کے ذمہ دو سال سے زائد کا بقایا قائم ہو تو کیا انہوں نے اپنی معذوری بیان کر کے مرکز سے اجازت حاصل کر لی ہے؟

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ذکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

ایک افسوسناک حادثہ

یہ خبر بہت افسوس سے پڑھی جائے گی کہ مشہور شاعر ادیب اور صحافی چوہدری عبدالرشید صاحب تبسم ایم اے کی بہو محترمہ نسرین شمس اور پوتی صبا شمس موٹر کار کے حادثے میں فوت ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تبسم صاحب کے بڑے فرزند ڈاکٹر شمس الرشید ایم آر سی پی کی ڈگری کے لئے انگلستان میں مقیم ہیں۔ ان کی اہلیہ نسرین بھی ان کے ہمراہ انگلستان میں تھیں گذشتہ دنوں ان کی والدہ گلبرگ لاہور میں شدید علیل ہوئیں تو یہ ان سے ملنے کے لئے چند دن کے لئے انگلستان سے لاہور آ گئیں۔ تین چار دن بعد ان کی والدہ کا انتقال ہو گیا تو یہ مزید چند دن کے لئے ٹھہر گئیں۔ انہوں نے ۱۴ مارچ کو انگلستان روانہ ہونے کے لئے ہوائی جہاز میں اپنے لئے اور اپنی چار سالہ بچی صبا کے لئے نشستیں ریزرو کرا رکھی تھیں۔

۱۲ مارچ کی شام کو محترمہ شمس نسرین اپنی بڑی بہن ، ایک خالہ زاد بہن اور بھائی کے ساتھ اپنی موٹر کار میں چونیاں گئیں تاکہ انگلستان روانہ ہونے سے پہلے اپنے ماموں سے مل آئیں موٹر کار ان کے بھائی چلا رہے تھے۔ واپسی پر رات کے گیارہ بجے لاہور سے گیارہ میل کے فاصلے پر سامنے سے ایک ٹرک آیا جس نے بھرپور روشنی چھوڑ رکھی تھی۔ درمیان میں بھاری لکڑیوں سے لدا ہوا ایک چھکڑا آ رہا تھا۔ ٹرک کی خیرہ کن روشنی سے محترمہ نسرین شمس کے بھائی کی آنکھیں چندھیا گئیں اور وہ چھکڑے کو نہ دیکھ سکے موٹر بڑے زور سے چھکڑے سے جا ٹکرائی۔ محترمہ نسرین شمس اپنی بیٹی کو گود میں لئے اگلی نشست پر بیٹھی تھیں۔ ٹکر سے دونوں کے سر پھٹ گئے اور اسی وقت فوت ہو گئیں۔ باقی سواریوں کو معمولی خراشیں آئیں اور وہ بچ گئیں۔

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینیجر)

ضروری اعلان

ہمارے پاس مفت اشاعت کے لئے مندرجہ ذیل لٹریچر موجود ہے۔ اس میں سے جماعتوں کو جس کی ضرورت ہو طلب فرمائیں۔

۱۔ جماعت احمدیہ کے عقائد
۲۔ وفات مسیح علیہ السلام
۳۔ احمدیت کا پیغام
۴۔ طریق استخارہ
۵۔ ہمارا مذہب
۶۔ حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کی پیشگوئی
۷۔ حضرت علیؓ کی حضرت ابوبکرؓ سے برضاء و رغبت بیعت
۸۔ قرآن و انجیل کی شہادت (بجواب رسالہ فدائے اسلام)
۹۔ حضرت امام حسینؓ کا مقام (حضرت مسیح موعودؑ کی نگاہ میں)
۱۰۔ ایک غلطی کا ازالہ
۱۱۔ حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کا پاک نمونہ
۱۲۔ پولوس موجودہ عیسائیت کا بانی
۱۳۔ موازنہ کیجئے

ہمارے پاس رعایتی قیمت پر دینے کے لئے مندرجہ ذیل لٹریچر موجود ہے۔ جماعتوں کو جس کتاب کی ضرورت ہو طلب فرمالیں۔ محصولڈاک اس رعایتی قیمت کے علاوہ ہوگا

۱۔ غلبہ حق ۲ روپے ۲۵ پیسے
۲۔ مقام خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ۱ روپیہ ۵۰ پیسے
۳۔ شان مسیح موعود ۵۰۔۔
۴۔ حافظ کمیر پوری کے وساوس کا ازالہ ۵۰۔۔
۵۔ مجموعہ تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء ۱ — ۵۰
۶۔ ″ ″ ۱۹۶۲ء ۲ — ۰۰
۷۔ احمدیہ تحریک پر تبصرہ ۱ — ۵۰
۸۔ نبوت و خلافت کے متعلق اہل پیغام اور جماعت احمدیہ کا موقف ۔ — ۵۰
۹۔ بشارات رحمانیہ ۔ — ۱۲
۱۰۔ چار تقاریر متعلقہ سیرت حضرت مسیح موعودؑ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ ۲ — ۰۰

(ناظر اصلاح و ارشاد)

درخواستہائے دعا

۱۔ میٹرک کا بورڈ کا امتحان ۲۵ مارچ ۱۹۶۲ء سے شروع ہو رہا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ تمام امتحان دینے والے طلباء اور طالبات کو کامیاب کرے۔ آمین۔

(عرفان خان)

۲۔ میرے والد مکرم ڈاکٹر عبدالحمید اللہ صاحب چغتائی ۔ دل کے عارضہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد سلیم عارف ماڈل ٹاؤن لاہور)

۳۔ چوہدری محمد الدین صاحب ہیڈ ماسٹر ریٹائرڈ تمبو کی محلہ گوجرہ ضلع لائل پور لمبا عرصہ پیٹ درد بیمار ہیں جو بعض اوقات شدت اختیار کر جاتی ہے۔ دعا فرمادیں کہ خدا تعالیٰ انہیں کامل شفاء عطا فرمادے۔ (عبدالکریم خان شاہد کالھ گرمی تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا)

تلاش گمشدہ

ناصر احمد ولد محمد یار صاحب چک ۵۵ گ ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور عرصہ چند ماہ سے گھر سے چلا گیا ہے۔ چھٹی جماعت میں پڑھتا تھا۔ عمر ۱۷ سال ہے قد پونے ۵ فٹ ہے۔ جسم پتلا اور رنگ گندمی ہے۔ ذرا اونچا سنتا ہے۔ جن صاحب کو ملے وہ مندرجہ بالا پتہ پر پہنچا دیں یا اطلاع کر دیں۔

(احمد امین شاد معلم۔ حلقہ کمھوکالی چک ۳۱۲ گ ب ضلع لائلپور)

مقالہ نویسی

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام ایک کل ربوہ مقالہ نویسی کا مقابلہ کروایا گیا۔ جس میں مکرم ظفر اقبال احمد صاحب دارالیمن شرقی اور مکرم کو ملبس خان صاحب دارالنصر غربی نے علی الترتیب اول اور دوم پوزیشن حاصل کی۔ خدا تعالیٰ ان کو یہ اعزاز مبارک کرے۔ آمین

(ملک رفیق احمد سیکرٹری مجلس انصار سلطان القلم)

دعائیہ فہرست بابت جماعت احمدیہ

(لائلپور شہر)

(مرسلہ مکرم سید احمد صاحب ناصر سیکرٹری تحریک جدید)

۱۔ مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت لائلپور	۱۷۰ — ۰۰
۲۔ ″ چوہدری محمد نصر اللہ خان صاحب معہ اہلیہ	۱۱۱ — ۰۰
۳۔ ″ مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ لطیف احمد صاحب	۱۳ — ۰۰
۴۔ ″ شیخ محمد عبداللہ صاحب از طرف والدہ صاحبہ مرحوم	۲۵ — ۰۰
۵۔ ″ مکرمہ اہلیہ شیخ شریف اللہ صاحب	۲۰ — ۰۰
۶۔ ″ شیخ فضل احمد صاحب	۳۰ — ۰۰
۷۔ ″ مکرمہ کریم بی بی صاحبہ اہلیہ شیخ محمد عبداللہ صاحب	۲۶ — ۰۰
۸۔ ″ سردار ان بی بی صاحبہ اہلیہ شیخ فضل احمد صاحب	۲۱ — ۰۰
۹۔ ″ روجہ ناصر احمد صاحب معہ اہل و عیال	۹۴ — ۰۰
۱۰۔ ″ میاں غلام احمد صاحب انعاف کمپنی معہ بیگم صاحبہ	۱۱۸ — ۰۰
۱۱۔ ″ میاں مبارک احمد صاحب	۲۵ — ۰۰
۱۲۔ ″ میاں غلام احمد صاحب معہ بزرگان سلف و بچگان	۶۷ — ۰۰
۱۳۔ ″ ملک اختر احمد صاحب	۶۲ — ۰۰
۱۴۔ ″ فضل الکریم صاحب	۱۱ — ۲۵

(باقی)

(وکیل المال تحریک جدید)

ماہنامہ تحریک جدید

تحریک جدید کے ذریعہ تبلیغ اسلام کے خوشکن نتائج کی تفاصیل آپ کے عزیز از جماعت دوستوں کی بھی دلچسپی کا باعث ہیں۔ ماہنامہ تحریک جدید اپنے کسی دوست کے نام جاری کروائیں۔ سالانہ چندہ صرف دو روپے (مینیجنگ ایڈیٹر)

مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ کے علمی سہ ماہی مقابلے

ماہ فروری میں مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام مندرجہ ذیل کل ربوہ مقابلے منعقد ہوئے۔ تلاوت، نظم، تقریر، اذان اور پیغام رسانی

ان مقابلہ جات میں ایک صد پچاس اطفال نے حصہ لیا۔ نتائج یہ ہیں۔

تلاوت میں اول عزیز مشہود الحق دارالرحمت وسطی اور دوم عزیز ملک مجیب فیکٹری ایریا
نظم ″ ″ عزیز خالد محمود گولبازار اور ″ عزیز عبدالجلیل گولبازار
تقریر ″ ″ عزیز لئیق احمد عابد دارالرحمت شرقی ب ″ ″ عزیز عبدالحئی فیکٹری ایریا
اذان ″ ″ عزیز خالد محمود گولبازار ″ ″ عزیز محمد یوسف ″ ″
پیغام رسانی کے مقابلہ میں دارالرحمت وسطی کی ٹیم اول رہی

اول۔ دوم آنے والے اطفال میں مہتمم صاحب اطفال مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ نے انعامات تقسیم فرمائے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی میں برکت عطا فرمائے اور مجلس ربوہ کے اطفال کو دینی لحاظ سے بلند معیار پر قائم فرمائے۔ آمین

(سیکرٹری اشاعت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ارکین انصار اللہ توجہ فرمائیں

زعیم مجلس انصار اللہ چک $\frac{69}{R.B}$ گھسیٹ پورہ نے لکھا ہے کہ رسید بک ۱۲۶۲ جس کی کچھ رسیدیں قابل استعمال ہیں گم ہو گئی ہے۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا تمام ارکین انصار اللہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ رسید بک ۱۲۶۲ پر چندہ کی کوئی رقم ادا نہ کریں۔ مرکز اس رسید بک پر ادا کردہ چندہ کا اعلان ہذا کے بعد ذمہ دار نہ ہوگا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

وصایا

نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی حیثیت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز (قادیان)

وصیت نمبر:۔ ۱۳۵۲۰

میں پی وی الاکویا ولد ممول صاحب قوم احمدی جرنلسٹ عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۴ء ساکن کال کٹ ڈاک خانہ خاص ضلع کال کٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو مجھے ملازمت کی صورت میں -/۵۰ روپیہ تنخواہ ملتا ہے میں اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد:۔ پی۔ وی للاکویا ۔موصی ۔ تالی کٹ ضلع کال کاکٹ ڈاک خانہ خاص۔

گواہ شد:۔ کے پی ۔ آ سوماولد ممول صاحب صدر جماعت احمدیہ کالی کٹ

گواہ شد:۔ صدیق امیر علی ۔ ولد شیخ احمدی ساکن موگرال حال وارد کالی کٹ۔

وصیت نمبر ۱۳۶۴۳

میں محمد نعیم ولد عبد الحفیظ مرحوم قوم مسلم پیشہ ملازمت عمر ۳۳ سال تاریخ بیعت ۲/۲ ۶۴ ساکن کالپی ڈاک خانہ خاص ضلع جالون صوبہ یوپی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو ریلوے کی ملازمت میں مبلغ -/۲۱۵ روپے ماہوار ملتا ہے میں اپنی موجودہ و آئندہ آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں اپنا حصہ آمد یکم مئی ۱۹۶۵ء سے ادا کروں گا۔

العبد:۔ محمد نعیم حال ملازم ریلوے کوارٹر نمبر A.2.C اٹارسی ضلع ہوشنگ آباد۔ ایم پی۔

گواہ شد:۔ شفیق احمد گجراتی ولد حافظ غلام غوث صاحب درویش قادیان حال وارد کانپور۔

گواہ شد:۔ مرزا وسیم احمد ابن حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ساکن قادیان حال وارد کانپور

وصیت نمبر ۱۳۶۵۹

میں الگوں پیکا بال زوجہ حنیف خان صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پنگال ڈاک خانہ نور پٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :۔

میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے :۔

(۱) ۳۳ گونٹھ زرعی زمین جس کی موجودہ قیمت اندازاً -/۳۰۰۰ روپیہ ہے اس کے علاوہ سونا زیور ½ تولہ ہے جس کی قیمت -/۲۲۵ روپیہ ہے چاندی زیور ۷ تولہ ہے جس کی قیمت ۵۶ روپیہ ہے اسی طرح کل جائداد -/۳۲۸۱ روپے ہے۔ میں اس کا ۱/۱۰ وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد بطور خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامضاء: دستخط الگوں پیکا بی بی بزبان اڑیہ گواہ شد: محسن خان احمدیہ مبلغ حلقہ کرولی اڑیسہ۔

گواہ شد: محمد خان۔ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پنگال

امانت تحریک جدید!

امانت تحریک جدید میں روپیہ کیوں رکھا جائے؟

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی جاری کردہ تحریک ہے۔
۲۔ امام وقت کی آواز پر لبیک کہنا ہم سب کا فرض ہے
۳۔ یہ ایک الہامی تحریک ہے
۴۔ امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی
۵۔ اس امانت میں آپ اپنے لئے اپنے بچوں کے لئے چھوٹی چھوٹی رقم بھی جمع کروا سکتے ہیں اور بوقت ضرورت واپس بھی لے سکتے ہیں۔

مزید تفصیلات کے لئے افسر امانت تحریک جدید سے رجوع فرمائیں۔

خاکسار افسر امانت تحریک جدید ربوہ

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

اگر آپ نے ابھی تک۔ ماہنامہ تحریک جدید نہیں دیکھا تو آپ کا کارڈ آنے پر آپ کو ماہنامہ کا ایک پرچہ نمونے کے طور پر ارسال کیا جاسکتا ہے

(مینیجنگ ایڈیٹر)

بیگم لفٹنٹ کرنل ڈاکٹر محسن خان صاحب فرماتی ہیں :۔

شفاخانہ رفیق حیات کا تیار کردہ

نورانی کاجل

ہم اپنے گھر میں استعمال کرتے ہیں آنکھوں کو ہلکا اور صاف ستھرا رکھتا ہے

نورانی کاجل بچوں کے لئے بھی مفید پایا ایک بڑی شیشی اور بھجوا دیں۔ نورانی کاجل

ربوہ میں افضل مواد گول بازار اور کوئٹہ حکیم محمد دین صاحب ظفر دواخانہ شارع لیاقت کراچی میں سید غلام شاہ صاحب احمدیہ ہال سے مل سکتا ہے

منیجر شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

خدا کرے

کہ آپ کے پاس اکسیر اپھارہ کا سٹاک موجود ہوتے ہوئے اس کے استعمال کی ضرورت نہ پڑے لیکن

خدا نہ کرے

کہ کسی جانور کو اپھارہ ہو جائے اور آپ کے پاس اکسیر اپھارہ نہ ہو لہذا آج ہی منگوائیے فی پیکٹ ایک روپیہ ۔ دو درجن یا زیادہ پر ۳۳ فی صدی کمیشن دو درجن یا زیادہ پر خرچ ڈاک (ڈیڑھ روپیہ) بذمہ کمپنی۔

ڈاکٹر رشید ہومیو میڈیکل شعبہ حیوانات لائلپور

روزنامہ الفضل ربوہ میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

حقیقی خوشی!

اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت کرنے سے انسان کو حقیقی خوشی اور راحت ہوتی ہے۔ آپ "الفضل" ایسے خالص مذہبی اخبار کی اشاعت بڑھا کر بھی دین کی خدمت کر سکتے ہیں۔ اور حقیقی خوشی اور راحت کے وارث بن سکتے ہیں۔

(مینیجر الفضل)

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کی خریداری بڑھانے کے نیک کام میں تعاون فرمائیں،

(ناظم اشاعت انصار اللہ مرکزیہ)

ربوہ میں عید الاضحی کی بابرکت تقریب

بقیہ صفحہ اول

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اڑھائی ہزار سال بعد ظہور میں آنا تھی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ بتا دیا تھا کہ تمہارے ذریعہ سے جن اغراض کے ماتحت خانہ کعبہ کی بنیادیں رکھوائی جا رہی ہیں وہ اڑھائی ہزار سال بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے وقت پوری ہوں گی۔ تمہارا کام یہ ہے کہ تم نسلاً بعد نسلٍ اپنی قوم کے اندر یہ استعداد پیدا کرتے چلے جاؤ کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں مبعوث ہوں تو وہ آپ کو قبول کر کے آپ پر ایمان لائے اور آپ کی بعثت کے مقاصد کی تکمیل میں ہمہ تن مشغول ہو جائے۔ سو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم میں یہ استعداد پیدا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے اڑھائی ہزار سال قبل ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے پورے خاندان کو اس کام کی خاطر وقف کرا دیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے خاندان نے قربانی کا ایسا عظیم الشان نمونہ پیش کیا کہ جس کی مثال نہیں ملتی۔ ان کی قوم نسلاً بعد نسلٍ اڑھائی ہزار سال تک قربانیاں کرتی چلی گئی اور اپنے اندر یہ استعداد پیدا کرتی چلی گئی کہ جب بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوں تو وہ آپ کو قبول کرلے۔ چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں مبعوث ہوئے تو حضرت ابراہیم کی قوم میں یہ استعداد پیدا ہو چکی تھی۔

حضور نے خطبہ میں اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم میں یہ استعداد کس طرح پیدا ہوئی سورہ بقرہ کی آیات ۱۲۶ تا ۱۳۰ کی تفسیر بیان فرمائی اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خاندان اور ان کی نسلوں کی یہ ذمہ داری قرار دی کہ وہ خانہ کعبہ کی حفاظت کرتے چلے جائیں۔ ظاہری و باطنی پاکیزگی اور طہارت کو لازم پکڑیں۔ دنیوی علائق سے انقطاع اختیار کریں۔ جو لوگ خانہ کعبہ کی زیارت کرنے آئیں ان کی خدمت کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں اور پھر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتے چلے جائیں کہ وہ ان میں یہ استعداد پیدا کرے اور اسے ترقی دیتا چلا جائے تا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ظہور میں آئے تو وہ آپ کی آواز پر فوراً لبیک کہہ سکیں۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خاندان کی اس عظیم الشان قربانی اور اس کی ان ذمہ داریوں میں ہمارے لئے ایک بہت بڑا سبق مضمر ہے اور ان سے پتہ چلتا ہے کہ اس زمانہ میں ہماری ذمہ داریاں اور فرائض کیا ہیں۔ حضور نے فرمایا ان کی تفصیل پر میں انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ خطبوں میں روشنی ڈالوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے جس امر کی طرف میری توجہ پھیری ہے میرا فرض ہے کہ میں وہ آپ کو بتاؤں اور آپ کا فرض ہے کہ آپ اس عظیم جدوجہد کے لئے تیار ہوں جس کے لئے خدا آپ کو بلا رہا ہے۔

خطبہ کے اختتام پر حضور نے اجتماعی دعا کرائی اور دعا سے فارغ ہونے کے بعد احباب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سب احباب کو یہ عید مبارک کرے۔ پھر حضور نے سب احباب کو شرف مصافحہ بخشا جس کا سلسلہ قریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔

حضور ایدہ اللہ کی اقتداء میں نماز عید ادا کرنے اور حضور سے ملاقات اور مصافحہ کا شرف حاصل کرنے کے بعد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد اور احباب نے بکثرت بہشتی مقبرہ جا کر حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا، سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر بزرگوں کے مزارات پر دعا کی اور اس کے بعد قربانیاں دیں۔

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی بڑی بیگم صاحبہ کی وفات

بقیہ صفحہ اول

۲½ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں جنازہ کو حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدہا کے مزار مقدس کی چار دیواری کے اندر لے جا کر سیدہ مرحومہ کی نعش کو حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی چھوٹی بیگم محترمہ سیدہ امۃ اللطیف صاحبہ مرحومہ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ، حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کے صاحبزادگان محترم سید محمد احمد صاحب اور محترم سید ابن احمد صاحب حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے محترم سید داؤد احمد صاحب، خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد اور محترم جناب شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی نے تابوت کو قبر میں اتارا۔ قبر تیار ہونے پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کرائی۔ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منجھلے صاحبزادے محترم جناب سید سعید احمد صاحب جو نیروبی مشرقی افریقہ میں مقیم ہیں اطلاع ملنے پر فوراً وہاں سے بذریعہ ہوائی جہاز کراچی پہنچے اور پھر وہاں سے بذریعہ ہوائی جہاز آگے روانہ ہو کر ربوہ تشریف لائے لیکن جہاز کے لیٹ ہو جانے کے باعث آپ بروقت نہ پہنچ سکے آپ ۲۰ مارچ کی شام کو ربوہ پہنچے جب کہ تدفین اسی روز صبح ہو چکی تھی۔

محترمہ سیدہ شوکت سلطانہ صاحبہ مرحومہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پھوپھی صاحبہ کی لڑکی تھیں۔ آپ کے والد کا نام سید بشیر الدین صاحب (مرحوم) تھا۔ حضرت ڈاکٹر صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ آپ کی شادی ۱۹۰۶ء میں ہوئی تھی۔ حضرت ڈاکٹر صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ رشتہ خاص حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تحریک پر قبول کیا تھا۔ (حوالہ کے لئے دیکھیں تاریخ احمدیت حصہ سوم صفحہ ۴ و سیرت حضرت ام المومنین حصہ دوم صفحہ ۲۹ تا ۳۰)

محترمہ سیدہ مرحومہ نہایت صابرہ و شاکرہ خوش خلق ہر ایک کے ساتھ بہت محبت و شفقت کے ساتھ پیش آنے والی نہایت بزرگ خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے شمار خوبیوں اور اوصاف کا مالک بنایا تھا خدائی مقدرات کے ماتحت شادی کے گیارہ سال بعد تک کوئی اولاد نہ ہوئی تو ۱۹۱۷ء میں حضرت ڈاکٹر صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دوسری شادی محترمہ سیدہ امۃ اللطیف بیگم صاحبہ (مرحومہ) کے ساتھ ہوئی۔ ان کے بطن سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین صاحبزادے اور آٹھ صاحبزادیاں عطا فرمائیں۔ محترمہ سیدہ شوکت سلطانہ صاحبہ نے خود بے اولاد ہونے کے باوجود ان سب کو اپنی ہی اولاد سمجھا۔ اور ان کی پرورش اور تربیت میں بڑھ چڑھ کر پورا پورا حصہ لیا۔ اور اپنے برتاؤ اور حسن سلوک سے گھر کو نمونۂ بہشت بنائے رکھا۔ حضرت ڈاکٹر صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کی دونوں بیویوں کا باہمی سلوک اس قدر قابل رشک اور مثالی تھا کہ دیکھنے اور جاننے والی عورتیں اس پر عش عش کئے بغیر نہ رہتی تھیں۔ زندگی بھر کبھی ایسا موقع پیدا نہیں ہوا کہ کسی بات پر ذرا سی بھی رنجش یا ناراضگی ہوئی ہو۔ دونوں آپس میں آخر وقت تک نہایت ہی پیار و محبت اور لطف و مروت کے ساتھ رہیں دونوں ہی اپنی اپنی جگہ نہایت اعلیٰ اخلاق کی مالک اور اوصاف حمیدہ سے متصف تھیں۔

ادارہ الفضل اس صدمہ عظیم میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ اور خاندان حضرت مسیح موعود کے جملہ دیگر افراد نیز حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نیز آپ کے برادران جملہ ہمشیرگان اور آپ کے خاندان کے جملہ دیگر افراد سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترمہ سیدہ موصوفہ کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے آپ کی روح پر انوار و برکات اور افضال و انعامات کی بارش نازل فرمائے اور اعلیٰ علیین میں اپنے خاص مقام قرب سے نوازے اور آپ کے جملہ افراد خاندان کو یہ صدمہ صبر کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر اور معین و مددگار رہے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

م

تحریک وقف عارضی کی برکات

مکرم میاں غلام احمد صاحب امیر وفد برائے چونڈہ ضلع سیالکوٹ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ سے اپنی رپورٹ میں درخواست کی ہے:۔

"وقف عارضی کی تحریک نہایت ہی بابرکت تحریک ہے جہاں پر اس سے جماعتی بیداری پیدا ہوتی ہے وہاں یہ انفرادی بیداری کا باعث ہے۔ حضور ازراہ شفقت اس تحریک کو ہمیشہ ہی کے لئے جاری فرما دیں۔"

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴